سوال

(324) تکرار کی حالت میں سمجھانے کے ارادے سے طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تکرار کی حالت میں زید نے ہندہ کو بطور تہدید کے سمجھانے کے ارادے سے یہ چاہا کہ بیوی، یعنی ہندہ اصلاح پر آئے۔ ہندہ بی بی یہ کہتی تھی کہ اصل کے آپ ہوں، تو طلاق دیں۔ کئی مرتبہ ہندہ نے یہ کلام کہا تو شوہر کا ارادہ نہیں تھا کہ طلاق دے۔ محض ڈرانے کی وجہ سے تین طلاق دیا، مگر بعد میں دونوں آدمی یہ چاہتے ہیں کہ کوئی شرع سے پناہ کی صورت ہو تو اچھی بات ہے، چونکہ دونوں میاں بی بی راضی ہیں اور اس واقعہ سے چار خواہ پانچ روز کے بعد یہ خیال ہوا کہ ہم نے کیا کیا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں کہ زید نے ہندہ کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں، گو گنہگار ہوا، جس سے زید کو استغفار کرنا چاہیے، مگر ہندہ پر ایک طلاق رجعی پڑ گئی۔ اگر عدت نہ گزری ہو تو زید رجعت کر سکتا ہے اور عدت گزر چکی ہو تو بتراضی طرفین دونوں میں جدید نکاح ہو سکتا ہے۔

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۲۲۹ ... سورة البقرة

(یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے)

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۲۳۱ ... سورة البقرة

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو، پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اچھے طریقے سے رکھ لو، یا انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو، تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے، سو بلاشبہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا"

''حدثنا عبد اللہ حدثنی أبی ثنا سعد بن إبراھیم ثنا أبی عن محمد بن إسحاق حدثنی داود بن الحصین عن عکرمة مولی ابن عباس عن ابن عباس قال: طلق رکانة بن عبد یزید أخو بنی مطلب امرأته ثلاثا فی مجلس واحد فحزن علیھا حزنا شدیدا۔ قال: فسأله رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: ((کیف طلقتھا؟)) قال: طلقتھا ثلاثا۔ قال: فقال: ((فی مجلس واحد؟)) قال: نعم۔ قال: ((فإنما تلک واحدة، فارجعھا إن شئت)) قال: فرجعھا'' الحدیث، واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب۔[1]

[ہمیں عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سعد بن ابراہیم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ مجھے داود بن حصین نے بیان کیا، وہ عکرمہ مولی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مطلب کے ایک فرد رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں، پھر وہ اس پر سخت غمگین ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ ''تم نے اس (اپنی بیوی) کو کیسے طلاق دی؟'' رکانہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا ایک ہی مجلس میں؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ صرف ایک طلاق ہی ہے، اگر تم چاہو تو اس سے رجوع کر لو۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رجوع کر لیا]

---

[1] مسند أحمد (۲۶۵/۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 524

محدث فتویٰ